حاحوالہ سے باقی نیکوکاروں کو بھی دیکھا جاسکتا ہے —— مرحوم ضیاء الحق نے جس طرح ڈاکٹر عبدالسلام کی پذیرائی کی ۔ زکوٰۃ کے حوالہ سے شیعہ برادری کو فائدہ پہنچایا ، فقہ جعفریہ جس طرح ان کے زمانہ میں سامنے آئی ، زکوٰۃ کے ذریعے مذہبی حلقوں کی کرپشن کا جو سامان ہوا ، لولی لنگڑی شریعت کورٹ بنا کر جس طرح اسلام کے نظام عدالت کی رسوائی کی —— وہ باتیں ایسی نہیں کہ انہیں نظرانداز کر دیا جائے ؟ اس کے باوجود بعض مذہبی حلقوں کا رویہ عجیب و غریب ہے فیا حسرتا ..... !

سیدہ **فاطمہ** کے جسدِ اطہر کے حوالہ سے جو سٹوری چھپی —— ۱۴ سو سال کے شیعہ ذھن کے حوالے سے تو ہر بات ممکن ہے لیکن یہ کہانی محبتِ علی نہیں بُغضِ معاویہ کے ذھن کی عکاس ہے "یوسف سیّد" کون ہیں ؟ ہمیں واقف نہیں ۔ لیکن محترم مرزا انور صاحب ایک ایسے بزرگ ھیں جنہیں اھلِ لاہور ان کی خوبصورت تقریروں کے حوالہ سے خوب جانتے ہیں —— وہ طویل عرصہ بغیر استحقاق ایک اِدارہ کی سربراہی سے حال ہی میں نکالے جانے کے سبب جو کچھ لکھ رہے ھیں اور عالمِ اَرواح میں ضیاء مرحوم کے لئے جو ثابت کر رہے ہیں وہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ان کے ذھن پر شدید اثر ہے —— رہ گئے کہانی کے اصل راوی جناب اقبال سہیل ، تو آج مولانا غلام غوث ہزاروی اور شورش کاشمیری زندہ ہوتے تو وہ اصل حقیقت واضح کرتے —— مرحوم ایوب خان کے زمانہ میں شورش مرحوم کو جن مصائب سے دوچار ہونا پڑا اس کا سبب سہیل صاحب کی صحافت ہی تھی ۔

ضیاء الحق مرحوم واقعی بڑے صاحبِ بصیرت تھے —— ان کا دل بڑا ہی صاف و شفاف تھا کہ حضور اقدس محمد عربی صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہٗ کے خواب کا اشارہ نہ تو عالمِ اسلام کے صاحب طرز ادیب اور مفکر (یہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کی طرف اشارہ ہے جن کی تازہ کتاب "المرتضیٰ" اُن کے سیّد ہونے کی دلیل ہے اور اس میں سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی نہیں اور بہت سے صحابہ علیہم الرضوان کے متعلق کم از کم الفاظ میں بے احتیاطی ہوتی ہے) سمجھ سکے نہ مراکش کی فاضل شخصیت —— پھر وہ بزرگ کراچی آتے ہیں ۔ ضیاء الحق ملک کے سیاہ و سفید کے مالک ھیں ، لیکن وہ صاحب طرز ادیب و مفکر پھر بھی قانونی پیچیدگیوں کی بناء پر انہیں اسلام آباد نہیں بلا سکتے ۔ بلکہ خود کراچی جا دھمکتے ہیں اور پھر فوراً سعودی حکمران سے فون پر رابطہ کر کے سب کچھ بتا کر اُن سے مدینہ کی حفاظت کی درخواست کرتے ھیں —— بالمی عورت کا ہوٹل ، سرنگ ،

(بقیہ صـ۶۰ پر)